خوشامد

عبد الرحمان عاصم

خوشامد کا فن جس کو آتا نہیں ہے
اسے تو کوئی منہ لگاتا نہیں ہے
خوشامد کا جو بھی ہنر جانتے ہیں
سدا ان کا افسر کہا مانتے ہیں
خوشامد کا جادو ہے جو بھی جگاتا
ہمیشہ ہے افسر اسے منہ لگاتا
خوشامد کا فن جس کو آتا نہیں ہے
مرادیں کبھی دل کی پاتا نہیں ہے
ہے بے جا خوشامد نری اک بیماری
ملوث ہے اس میں تو اب قوم ساری
حقائق کو آنکھوں سے اوجھل ہے کرتی
گناہوں سے دل کو یہ بوجھل ہے کرتی
خوشامد نے بہتوں کی لٹیا ڈبوئی
مضرت سے اس کی بچا ہے نہ کوئی
خوشامد پسند جتنے بھی حکمراں تھے
بنے سارے عبرت کا آخر نشاں تھے
خوشامد سے انسان ہوتا ہے اندھا
گلے میں ہے پڑ جاتا پھانسی کا پھندا
جو ہیں طاق مکھن لگانے میں بھائی
تو افسر کی قربت ہے انہوں نے پائی
کھری بات جو بھی ہیں کہنے کے عادی
کہیں اس کو شر کے مصاحب فسادی
جو اچھے مصاحب چنے گر کسی نے
تو کی کامیابی ہے حاصل اسی نے
جو تعریف منہ پر کسی کی ہے کرتا
ہے لازم تو مٹی سے منہ اس کا بھرتا